تمہید

تری آگے زمین میں گڑ گیا شمع چمن اللہ
خجل یان تجھ سے ہوا کبک دری بھولا چلن اللہ

غضب کی ہے بلا شوخی قیامت بانکپن اللہ
تری کیا بات ہے اے شاہد پاک سخن اللہ

عجب انداز ہے ناز و ادا کا چال کا قد کا

ترا کلمہ پڑھیں کیونکر نہ خوبان جہاں یکسر
نہیں ہے کوئی تجھ سا قاف تا قاف اے پری پیکر

گرا نقطہ نسیں حسن خطان پیر زیر ہو کر
مقابل تیرے ہو سو حرف آئے خوبان نکالن پر

ادا و ناز میں موجد ہے تو طرز مجدد کا

میری یا بیت ہے یا کمر کا تیری مضمون ہے
میری رنگین بیانی یا ترا رخسار گلگون ہے

میری سحر آفرینی یا تری آنکھوں کا افسون ہے
میری طبع رواں ہے یا تری رفتار موزون ہے

مرا مصرع ہے یا سیدھا سا مضمون ہے ترے قد کا

مخمس ہے مری یا پانچوں انگلیوں کا ایک جا کا ہے
رباعی چار ابرو کا مصور سا دہ نقشا ہے

جو رنگین قطعہ ہے یاقوت لب کا ایک ٹکڑا ہے
تری زلف رسا کا شعر آگے اونی سا ٹکڑا ہے

کرشمہ ہے غزل تیرے غزال چشم آہو کا

ترانے بلبل شیراز کے دلکش نہیں کیونکر
کہ تیری بوستان حسن سار ہی ہے آوازہ بر

ملا رنگ قبول ایسا کہ مثل لالۂ احمر
لکھا سو جا ہے دیباچہ گلستاں کا سو بیرا

تصور جس کے دل میں خال لب کا آیا تری خد کا

جو ایمان ہے سراپا مصحف ناطق تجھے سمجھے
ہوئی ہیں معنی والشمس روشن پر توریح سے

سواد زلف سے حل ہو واللیل کے عقدے
بعینہٖ افتتاح سورۂ صاد آنکھ کو ہے

جو ابرو کی کشیدہ ہیں ہو نقشہ صاد کی مد کا

مضامین شوخ چشم فتنہ گر کی فیض سے سوجھے
ہوئی ہیں خندۂ رنگین بیانی لعل لب ہی سے

سر موئی تیرے سر رشتہ سے نکلے یک قلم نکلے
نکالی چیستان چوٹی کی گیسوئے مسلسل سے

معما نام رکھا ہے ترے موئے مجعد کا

شب معراج کا مضموں ملا آنکھوں کی کاجل سے
ہوئی حل بھی یا الجھی چیستاں کاجل سے

میری فکر رسا بڑھ کر جب الجھی خط و خال سے
نکالی چیستان چوٹی کی گیسوئے مسلسل سے

معما نام رکھا ہے ترے موئے مجعد کا

سواد خط ریحان ہے یہ سنبل زلف مشکبو بیش	گل مضمون نے پائی ہے گل عارض کی بو بیش
ہوئی سحر البیانی تیری تحریر کا گو بیش	یہ سب باتیں ہیں لیکن ہے وہیں گفتگو بیش

کریں کیا ہمکو حق نے منہ نہیں بخشا خوشامد کا

سخنداں عیبداں بھی ہیں تو ہیں یہ از خطی سمجھیں	ثنا ہیں جب قلم ہستی کی جاں لسی سمجھیں
سمجھ حق نے نہیں دی ہے ہمایہ ہی سمجھیں	محل گفتگو میں کیا حساب خامشی سمجھیں

مگر صفر دہان تنگ اشارہ ہے مدار کا

وہن کے مدعی ہیں نحو و صرف کے نادانی	جب اوس تیر نگہ نے آپ کھینچیں پیشانی
نہیں اتنا سمجھتے میکشان بزم حیرانی	دہن میں آ تو پھر کرتا نہ کیوں یہ گردانی

یہ نقطہ ہو کے مرکز دور میم مدح احمد کا

وہ احمد جسکے پرتو سے ہے دل آئینہ معنی	ثنا سے جسکے صندوق جواہر سینہ معنی
مرصع دست کاتب میں ہے پنجہ تقطیع معنی	ملا ہے لب کو جسکے صدف سے گنجینہ معنی

زباں نے رتبہ پایا ہے کلید قفل ابجد کا

بٹھا کر صف بصف چار و نظر انبیا و قدسی کو
چراغاں کے عوض چمکا کے انوار تجلی کو

بنا کر آئینہ فردوس کی اک اک سپاہی کو
بچھا کر فرش اطلس کو جما کر عرش و کرسی کو

ازل سے انتظار اللہ کو تھا جسکی آمد کا

خضر تعلیم پائے رہبری جسکی دبستاں میں
سلامی نوح جسکی جوشش الفت سے طوفاں میں

گدا ادریس جسکی کوچہ چاک گریباں میں
قدم آذر سے جسکی مصر شہرستان امکاں میں

ہوا ہے یوسف کنعاں لقب حسن مقید کا

بچھائے آنکھیں جسکی خواب میں اپنی شہیدا
کیا ہے جس نے داماں شفاعت پردہ عصیاں کا

حمایت پر ہے جسکی است مرحوم کو تکیا
ہمارا خواب غفلت تکیہ گاہ مغفرت ٹھہرا

ہے روز حشر بستر خواب مخمل جسکی مسند کا

فروغ اوس سے شریعت کا ہے بنیاد حقیقت کی
وہ ہے رنگ رخ ناسوت شمع بزم لاہوت

وہی ہے رونق ظاہر ہے زینت مخفی
بیاض عارض صورت سواد گیسوئے معنی

جو ہے سرمہ چشم گردش چرخ زبرجد کا

عجب صورت سے چمکا اخترِ آئینۂ عالم
صفا پاتا ہی اوس سے جوہر آئینۂ عالم
ہوئی خاک قدم خاکستر آئینۂ عالم
جلائے کس لیکن روشنگر آئینۂ عالم

سعادت سے ہے شرف نیرِ نورِ محمدؐ کا

گرادی قیمت جام شراب پرتگال و آسینے
جبہ اکی سانو افلاس سے گرد ملال و آسینے
نکالا اپنی مستونکے لیے گدڑیلی آو آسینے
ہی انگوری الفقر فخری کی جلال و آسینے

کرا ہی جام جم سے سنگ مقصد اوسکی مقصد کا

سوا اللہ کے دامن کش اوروں کی توسل سے
نہ اوسکو کام حشمت سے نہ کچھ مطلب تمول سے
شہنشہ دونوں عالم کا مگر نفرت تجمل سے
سریر جاہ پر فخر اوسکو ہی یا ہیم توکل سے

حریم نازنین تکیہ خدا ہی اوسکی مسند کا

چمک میں ہی رخ انور کہیں خورشید سے افضل
یہ نقشہ نقش ثانی او نقش یوسفی اول
شبیہ مصطفے ہو کیونکہ مخلوق سے اکمل
کھچی ہے حضرت یزدان کی گویا شکل مستقبل

تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

گھٹے اعدا و بیم احمدی جب عجب حضرت سے
بنی تیغ آپ تھی ہی بڑھ گیا پایہ نبوت سے

ہوئی صمصام ربی بخت چمکا نور وحدت سے
ہوا تب دین افزوں تا وفا قلت کا کثرت سے

سما پایا گئی چشم تامل صاد سے صد کا

جو پہونچا موج زن ہو کر تجلی کا دو ہزار دامن
بھری سب قید سیپون نے گوہر مقصود دامن مین

سراپا پونون عالم غرق ہین اوس بحر عرفان مین
چڑہا تا قاف قدم تک راہ وہ تیرا کان امکان مین

ہے شور اوس قلزم گوہر نما کی جزر و مد کا

دم جنگ آپ کی تلوار کا جب ہاتھ کھلایا
سیہ کارون نے خوب اپنی سیہ کاری کا پھل پایا

سر دشمن پر ابر شمشیر ہلالی اسقدر چھایا
ہوئی شام آفتاب بخت پر تیغ زوال آیا

مہ نو خوب چمکا بدر مین تیغ محمد کا

ہوا اوسکو عداوت کی سمائی جب کسی سر مین
مآل کار بربادی ہی تھی اوسکے مقدر مین

پھر اوس سے آیا گردش قسمت سے چکر مین
اوتارا کاسہ سر ہاتھہ کو دو دو ہی دم بھر مین

ہوا چاک اوس سے گرگشتہ ہو قلب بتد کا

عدو پہ بھی عجب انداز سے تھا وہ شفقت	عداوت بھول جاتا تھا نظر آتی تھی جب صورت
یہاں تک پھیلی اوسکے گلشن اخلاق کی نکہت	عداوت ہو گئی تاثیر خُلق عام سے اُلفت

سبب ہے شعلہ سیل آب شمشیر مہند کا

شرار برق خاطف سے ہوں نو زائیدہ خرمن	پیے ہی پانی تو حق آتش سوزاں نہیں روغن
کرے باد سحر شمع سحر کو پھونک کر روشن	عجب کیا ہے کہ خواب ناز میں سوتی ہے ناگن

نہ کھولے آنکھ اگر چھینٹا نہ دیں آب مروت کا

عداوت یک قلم زائل محبت نقش ہر دل ہے	جو قاتل تھا وہ عیسی ہے جو ظالم تھا وہ عادل ہے
کہاں اب یہ اصول دوئی ہر شے نور ازل ہے	نہیں حیرت کے قابل گر کہو نفس انا واصل ہے

بیان ہے یہ لب تشنہ سے حرف مشدد کا

نبی سے مرتبہ بڑھکر ہے کیا کہیے نبی اسکو	فضیلت فرد فرد انبیا پر حق نے دی اسکو
خدا کا فضل ہو نازل ہو جسپر کیا کمی اسکو	وصال حق سے حاصل ہے بقا ہے دائمی اسکو

یہاں ہے واصل باقی نتیجہ ایک ہی مد کا

مطلع

نہیں برج قمر قبہ ہے یہ انوار سرمد کا
ہے اس پر رات دن فیضان ہے نور مجرد کا
عجب عالم کلس کا ہے عجب جلوہ ہے گنبد کا
بیاں ہو کس سے شان روضۂ نور احمد کا
کہ جس پر اک غلاف سبز ہے چرخ زبرجد کا

کروں وصف بنا یا وصف قبہ اور مشہد کا
فلک کہنا سبب کیا ہے کسر شان گنبد کا
نہیں کرسی نشیں قبہ یہ جو ہے عرش احمد کا
لکھوں اک مختصر جملہ کہ روضہ ہے محمد کا
یہی مسند الیہ اچھا سبب ہے رفع مسند کا

سپہر و مہر کا دعویٰ صداقت کو کہاں پہنچا
تعلی ہی تعلی تھی جو وقت امتحاں پہنچا
نہ تا قندیل مہر و نور چراغ آسماں پہنچا
نہ گردوں کا غبار آتا غبار آستاں پہنچا
اثر پیدا ہوا آخر زحل کی طالع بد کا

تنزل ہے محال اس کا ترقی جس کی فطرت ہے
یہ دعویٰ ہے بدیہی فلسفی کیوں کر سمجھ سکتے
توجہ جانب گنبد اگر شان طبیعت ہے
کرہ آتش کا کیوں کر کہیں پہنچ سکتے
کہ سر سوئے فلک کیوں شعلہ ہے قندیل گنبد کا

کھو نکلے نہ طائر سدرہ اپنے آشیانے سے
جھکے بازو ہی مرغ سدرہ اس رفعت پر آنے سے
فلک کا اختر تقدیر چمکا سر جھکانے سے
سنا جاتی کا آنسو ٹپکا اوسکے آستانے سے
ہوا ہے ذرہ التاج سعادت فرق فرقد کا

یہاں کی گرد ہو کحل الجواہر اسکو رہنے دے
نہ پائینگے اگر قدسی تو در و خاک چھانینگے
صفائی ہو چکی کیا حاصل اپنی خاک اوڑانے سے
فلک اک کوکب مدار کی جھاڑو اوٹھا رکھے
ملائک ڈھونڈھتے پھرتے ہیں سرمہ خاک مرقد کا

زمین روضۂ انور فلک سے ہی کہیں افضل
ہوا ہر ذرۂ دیوار چشم جوہر اول
غبار در سے ہے آئینۂ خورشید کو صیقل
جبین عرش انور پہ ہے خاک آستان صندل
ہر اک ذرہ ستارہ ہے کلاہ فرق فرقد کا

بلندی میں یہاں تک روضۂ رفعت نشان پہونچا
جہاں اوڑ کر نہ شہباز خیال قدسیاں پہونچا
جبین عرش سے آگے وہ سنگ آستان پہونچا
زمین تا آسمان پہونچی مکاں تا لامکان پہونچا
کہاں تک اوج لکھیے اوسکی خاک پاک مرقد کا

مطلع

قیامت میں کیا دھڑکا ہو روز قبر کا
نظر میں ہوتی ہے تیری بیاض صفحۂ خد کا
وہ باغ عیش کیونکر نہ پہنچے خاک مشہد کا
تصور میں ہے جنت کا گوشہ اپنے مرقد کا
کہ تھا اسیری چشم تر کا طوبی تیرے قد کا

مطلع

کہیں شمس و قمر سے بڑھکے جلوہ تیرے خد کا
تیرے پرتو سے چمکا اختر تقدیر فرقد کا
دو عالم میں ہے پھیلا نور تیری ذات امجد کا
محمد مصطفےٰ پہلا ہی تو نور مجرد کا
ہوا خورشید اقلیم عدم سایہ ترے قد کا

مبارک نافۂ مشکیں ختن میں ناف آہو کو
گلستاں میں کہو کچھ چھیڑے رازی شمیم لچکو
نہ پہنچے بو وہ اسکی نکہت عنبر ہیں کو
سواد بیت تشبیہ کیجئے تیرے گیسو کو
بہار گلشن تیرہ ہی بوٹا ترے قد کا

دو چار آنکھیں ہیں تجھسے دو عالم میں کسی کا ہو
دو بیتی ہے دو دورہ دو بیت میں ہاں اپنا ہو
مزا دونا ہو سرو خلد کے پہلو میں طوبی آ کے ہو
میسر ایک جلوہ میں مجھے لطف دو بالا ہو
کروں میں بن احول ہی نظارہ تیرے قد کا

لکھوں کیا مدحتِ خطِ لب جاں بخش حضرت میں
کہ ہو وہ حسن مطلع نسخۂ مہر قیامت میں
بلند اک بیت ابرو فرد کلیات فطرت میں
بیاضِ مطلع تا عارض تو دیوان وحدت میں

تکمیلا مطلع ایجاد میں مصرع تیرے قد کا

رسالت سے تری منظور تھا سب کو ہدایت ہو
مگر مشکل یہ تھی ذات پاک تیری یا عالم دو
زہے حکمت کہ آوے راہ پر گم گشتہ ہو جو
بنایا رہنما جب عالم ایجاد کا تجھ کو

ہوا خضر رہ عدم سایہ ترے قد کا

دوئی سے کیوں تنفر ہو نہ حضرت کی وحدت کو
بنایا نور یکتائی سے سر تا پا ہی حضرت کو
پسند آئی نہ تکرار اپنے جلوے کی بھی قدرت کو
نہ رکھا سایہ تک باقی مٹایا نام کثرت کو

چو روشن ہم حقیقت میں ہوا اکتا ترے قد کا

بیان شان بسم اللہ ہو ابرو کی آیت میں
خلاصہ سورۂ والشمس کا ہو تیری صورت میں
تری باتیں شریعت میں اجاگر جو طریقت میں
کلام ناطق آیات قرآن حقیقت میں

سراپا معنی تحقیق ہے جملہ ترے قد کا

نہین ہی تجھسے باہر ایک بھی قدرت کی نیرنگی | تجلی وہ جہاں کی تو نے اپنی ذات مین دیکھی
ازل سے ہی تری تقدیر اے محبوب حق چمکی | خدا نے زیب و زینت کی جو بزم آفرینش کی

لگایا اوسمین قد آدم آئینہ ترے قد کا

بہت پرزور تھا ہرچند چاہ و قسمت کا | نہ تھا آسان لیکن کھینچنا محبوب کا نقشا
پس صد محو و اثبات ایک تجھے کھینچا جہان کا | مٹا دو این بنا کر صورتین آدم و عیسی

تب آیا راست نقشہ کلک قدرت سے ترے قد کا

اوڑا لینا بہت دشوار ہی میرا چلن محسن | ٹھہر سکتی نہین آگے مرے یا بانکپن شمشیر
بھولا دیتا ہون مین ہم سبھر مین اپنا بانکپن محسن | مقابل مجھسے ہو کیا مرد میدان سخن محسن

[illegible]

کہ جوہر ہے مری تیغ زبان مین صف احمد کا

امیر اوسکا مقولہ ہی کہ جو استاد پر آئے | جھکا کر وہ سر تسلیم پہلے پانو پر بیٹھے
عجائب ٹھاٹھ سی تعلیم پائی تنگ سی مین نے | فضا تنگ میدان قلم مین نقطہ و خط سے

بڑے ہی اوستاد نے تجھکو سکھایا پھیری گد کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ خمسہ از مولوی محمد محسن صاحب ابن مولوی حسن بخش صاحب علوی کاکوروی

مصنف قصیدہ

رباعی

جز احمد بے میم نہ غیبے نہ شہودے
از قطرہ چکیدن عرقش از دو لب وی

جز احمد با میم نہ بودے نہ نمودے
سرمایۂ وجود دگر و ہستی باد و درودے

اما بعد صدف گوشش از گہر لبریز۔ و دامان نگاہ از چمن مالامال۔
گر سواد گیسوے عبارت از پردۂ ابر سیہ مست جوشیدن است
و صفاے عارض معنی را آئینہ صبح بہار گردیدن۔ لآلی الفاظ آبدار
را طلسم عقدہ در گرہ بستن است۔ و انبار مضامین پر بہار رونق
بازار رم شکستن۔ شاہد بندشش نازک را با گلاہ مروارید صفا در گلو۔
چمن ترکیب شگفتہ را از بوے گل رنگ و بو۔ نقاش صورت آئینہ زار
تجلیات اعجاز نماے ید بیضاے منشی امیر احمد ابن مولوی
کرم محمد مینائی کہ چرخ مینا کار در خمکدۂ فکر بلندش شیشہ خود

بر طاق نسیان نگذارد — و فلک نیلگون در تپش آن طپیدست

عالیش بحکم سپهر هشتگانه دارد — خیالش را در شیشه خانه تاک اوج

بنیرنگ بال می پیست — و خامه اش را به بزم افسون طرازی خرام

جادوگری سر بسحر زد و روشش در شکارگاه یک ورق شاهبازی —

تیغ هندی زبانش در معرکه اردو هنگامه طراز مشکل پسندی و دقت

تلاشش دلبر سخن را تهمت دهن — و بحاسکافی بهار تصور غنچه ها را

نشو نشگفتن — ترجیع بند الفاظش از تواتر ورود مضامین سیل

در مصرع لبش از جوش نشه معانی پیمانه ستیز او درغل — غزال

غزل برجسته را سواد تحریرش ختن — و عقیق آبدار قطعه رنگینی

تقریرش یمن — بفیض خلعت تضمینش حروف ناسنجیده و فهمیدن

قامت موزونی آراست — و سبزه خوابیده نشست الفاظ نازک

ادائی ها برخاست — اکنون گرمی آن شعر را افسرده کانون خیال

از بنیاد آتشکده بخاک آمیختن ست — و روانی آن قطره عرق انفعال

از آبروی جگر در غبار ساحل ریختن – الغرض نشهٔ صهبای کمالش را

دیده که به ناقص پیمانهٔ جوشش به پیالان ساخت – و عرش و وقتها

ذره نوازی تأثیر آفتاب خیال یافتی

اشعار هر شخصی که و نیست — جوشش اثر به که معنی سنتش از شعر

گویا بهر رشته نیست سخن — چه خود پاکیزه شستن است

سنجیده لفظی که شاعر باشد اگر از تمکین آب گوهر سخن تعلیمش

ضمن عرق آید – و کلک بهزاد تمثیل اگر از رنگینی گل نقشی به دار به بهارش

خزان گردد – بلبل صفت عبارتش چمن سخن را آبروست – و صفای

رنگینیش عارض نظم را آبرو – و صبح رخسار لفظ از بندش تمکین و شکر خنده

و طرهٔ کاکل مضمون از گره بندی تضمین در غوله بند – و سرشتی سلسلهٔ

شوخی از شکست گیسوی عبارت چیست – و شکستن کله گوشهٔ عبارت

به بهانهٔ شوخی درست – منظر بار معنی را از صورت الفاظ محجوبی در پرده

و صورت الفاظ را از صفای معنی آئینه در منظر تجلی خورشید زوال حسن

انگشت نماست صبح شمائلش صادق نمایه و قسم تحیر به نکته حیرت

منسوب در پله وزنش سنجیدن نشاید طبیعت مشکل پسند که بجود

نظم پروین سر به آسمان میکشید گره بر جبین است - و فکر نازک خیال

که بخیال غنچه گلرخان ناخنی بدل میزد پشت دست بر زمین میسائیده

نغمات هند با هنگ حجاز در طرب است - و رنگینی اردوی معلی

جلوه فروشی شهنشاه عرب - و دائع گهرهای قبول از خزینه

رحمت نثار میپرداز - و روایح گلهای درود از چمنستان مکرمت

در اهتزاز رباعی

این نظم عجایب اصطفای سخن است	چون پیر اوج کبریای سخن است
حقا که بسینه علم آیینه است	تالیف پیمبر خدای سخن است

بسم الله طبع موزونش چون دیباچه نسخه ابجد تاریخ گردیده

مخمس نعتیه را فاتحه طراز درود و ناثور را خاتمه پرداز گردانیده

همانا تاریخ اولین از مفتاح الف خانه جادو طرازیش

فضل حیرت گشود و مادهٔ دوم از مصادر صلّ علیٰ که چشم قبول
استاد ازل طغرائے عنوانش کرد و جلوه نمود - یارب در
دامان قاف قیامت که جزا را شرط عمل کنند نفی افعال
ماضی ما بنقطهٔ این نامه مرکز کاف کرامت - و دندانهٔ شین
شفاعت مصدوح تشدید نون تاکید مستقبل مغفرت باد

فقط

تضمین بطور مناجات از مصنف قصیده

من و چه غفلتی و بیخودی
دشمن نفس در کمین بدی

تو مرا زور و محبت و سندی
تو مرا آب و قوت و مددی

یا حبیب الاله غیب یدی
ما لعجزی سواک مستندی

خانه بگند آشتم بر سوائی
نه عصا دارم و نه بینائی

شو رفتم به پشت پیمانی
اشت پا بندی و مولائی

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

نه ز دنیا تمتعم نه ز دین
دشمن جانم آسمان و زمین

دوستان خشمناک چین بجبین
دشمنان بهر کشتنم بکمین

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

خون صد آرزو بگردن من
خویش بیگانه دوست دشمن من

خانه زندان و راه رهزن من
ماندنم مشکل است و رفتن من

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

هستم در هجران در ره مهجور | دل بیمار و خاطر رنجور
عالم بیکسی و منزل دور | شب دیجور و چشم من بی نور

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

بسکه بودم حریص فسق و فجور | گشت ناخوش ز من خدای غفور
هست اکنون شفاعت تو ضرور | آمدم بهر تو از ره دور

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

کار من ابتر است هر نفسی | دل پر از درد و سر پر از هوسی
بیکسم در جهان و نیست کسی | همدمی یا انیس و دادرسی

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

صبح من شام شد ز شامت من	هست هر روز من قیامت من
شو شفیع و مکن ملامت من	نیست جز بر درت سلامت من

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

سوی ملک حجازم آهنگ است	نام هندوستان فرنگستان است
آستانت هزار فرسنگ است	وین امم کرد و پای من لنگ است

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

کفر ظلمت سرشت در طغیان	چار سوی سواد هندستان
زور ظلم است و قوت شیطان	خوف جان است و خطرهٔ ایمان

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

تشنهٔ خون من جفاکاری
من و در حال خود گرفتاری

دشمنم ظالم ستمگاری
نه مرا مونسی نه غمخواری

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

گشته ام تشنه لبی چو دیدهٔ تر
بحر پر جوش و جوش پر خطر

گشته ملاح و ناخدا مضطر
مرز سامان گذشته آب از سر

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

رفت تاب تن و دل از بر من
راه گم کرد خضر رهبر من

آب چشمم گذشت از سر من
نه کسی یار من نه یاور من

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

زخم از دل گذشت و دل نه قرار
رفت هوش از سرم به راز و تار

خار از پای و پایم از رفتار
کار از دست و دستم از کار

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

کشتی من شکست و لنگر او
بحر و هر لحظه جوش دیگر او

غرق شد ناخدای رهبر او
من بدیدست و پا شناور او

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

کاروان رفت و من پریشانم
ذرّهٔ دشت و گرد بیابانم

دیده بر نقش پای یارانم
راه گم کرده در بیابانم

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ظلمت دهر چون صف مژگان
لمن الملک گفته را بزبان

نور چون چشم سرمگین به میان
این مناجات بر لب ایمان

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

روحم از تن جدا و تن لرزان
جان من بر لب است و لب بفغان

سینه پر یاس و یاس بی پایان
دل پر از درد و درد بی درمان

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ناکسان بی سبب مرا دشمن
دوستان سنگدل وفا دشمن

همه خود آشنا خدا دشمن
جمله محسن کش آشنا دشمن

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

رباعیات نعتیہ از مصنف قصیدہ تضمین

مولا مرے عقدہ ہاے مشکل وا کر
ہر غنچہ کو باغ قطرہ کو دریا کر
بے ہوں پا بیک تیری آستیں پہوں
محشر میں پاسے تو مجھے بہ پا کر

ایضاً

یارب آہ رسا مدینے پہونچے
ہر نالۂ دل مرا مدینے پہونچے
پھر کچھ ہو رنگ ناتوانی اوڑے
گرتا پڑتا ہوا مدینے پہونچے

ایضاً

نگذار خیال مشکلے در سر من
بکشا بند گرہ زبال و پر من
دارم گرہ مشکل آنیت کہ نیست
جز نقطہ گرہ در گرہ گوہر من

ایضاً

اک شان خدا ہے سید عالیجاہ
تملیک قدم و حدوث کا ہے شاہ
جس دل پہ کھلی حقیقت اسکی تحسین
بیساختہ بول اوٹھا کہ اللہ اللہ

رباعیات

معراج کو جس وقت چلے خیر بشر
آیا یہ پیام ذوالجلال اکبر
جلد آ ای نور دیدۂ عالم قدس
اک چشم زدن میں آن پہونچو اُڑ کر

ایضاً

لے حب نبی کی میرے سینے میں رہے
اونکا ہی خیال مرتے جیتے میں رہے
جب بند ہو آواز مرا دم ٹوٹے
آہنگ حجاز ہو مدینے میں رہے

ایضاً

ایمان کا عروج جب نے برپا آیا
تب دہرتی وہ سیدہ دیکھا آیا
جلدی سے ہی ایسی کچھ کہ اس عالم تک
سایہ بھی حضور کے نہ ہمراہ آیا

ایضاً

پچھتاوگے ہاتھ زندگی سے دھو کر
پچھتاؤنگے اقربا ہمارے رو کر
محسن کیا پوچھتے ہو چھوڑو گھر بار
جنت کو چلے چلو ہنسے ہو کر

وچهارم ربع وسے محاسب که حساب عبارت بالاکند

اول وثانیش بر وظاهر شود وسیاحے که معاش

رعایاے سرهنه دانسته باشد ثالث وراقش همچنان

بر وشکشف گرد واگر یکے از چهار حرف انگلی یک ماند

واگر دو انگلی دو واگر سه انگلی همچنان سه صورت نماید

واگر چهار انگلی هم با چهار مساوی ماند کسی از اول مصحف

گرفت چنانچه بعض انسان از آخر قرآن مساعش درزمین

جا دارد چنانچه اسم آن در آسمان احدی اسم خویش

داشت عمرے در وجد بسر کرد ودیگرے خیال صورتش

در تخته از جا در آمد حکایت مختصر کنم آن یوسف لقا

چون نوح براے سفینهٔ آدم ناخداست کمال صورتش آنکه بنده است

ونقصانش آنکه خدا است وبس فقط

معما باسم محمد ص

صبح آمد و شب تمام گردید	الحمد وداع خویش خواندیم

معما باسم نبی ص

دی کثرت یاران ما دیدیم	فرد اسمای عاشقان او دیدیم
گو روی ورق نشد ز مردم خالی	از پشت ورق شمار اسما دیدیم

تمت بالخیر